© rasailojaraid.com

متفرّق

جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں "مرکز برائے مسلم - مسیحی مفاہمت" کا قیام

حال ہی میں جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں "مرکز برائے مسلم - مسیحی مفاہمت" (Centre for Muslim - Christian Understanding) کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس کا مقصد یونیورسٹی حکام کے الفاظ میں "دو عظیم مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان مفاہمت کو فروغ دینے" کی خواہش ہے۔ مرکز کی سربراہی کے لیے یونیورسٹی کی نظرِ انتخاب معروف امریکی مستشرق ڈاکٹر جان - ایل - اسپوسیٹو پر پڑی ہے۔

ڈاکٹر جان - ایل - اسپوسیٹو مذکورہ بالا منصب پر فائز ہونے سے پہلے ہولی کراس کالج - ووسٹر کے "شعبۂ مشرقِ وسطیٰ" کے سربراہ تھے۔ وہ "مڈل ایسٹ اسٹڈیز ایسوسی ایشن" کے سابق صدر ہیں اور آکسفورڈ یونیورسٹی کے Encyclopaedia of The Modern Islamic World (جدید دنیائے اسلام کا دائرۃ المعارف) کے مدیرِ اعلیٰ ہیں۔

ڈاکٹر جان - ایل - اسپوسیٹو اسلام اور اسلامی دنیا کے بارے میں متعدد کتابوں کے مصنف و مرتّب ہیں۔

"دی واشنگٹن رپورٹ آن مڈل ایسٹ افیئرز" کے مطابق امریکہ میں قائم "ایسوسی ایشن آف مسلم سوشل سائنٹسٹس" کے سیکرٹری جنرل اور "امریکن جرنل آف سوشل سائنسز" کے مدیرِ اعلیٰ ڈاکٹر سیّد سعید نے "مرکز برائے مسلم - مسیحی مفاہمت" کی سربراہی کے لیے ڈاکٹر اسپوسیٹو کے انتخاب کا خیر مقدم کیا ہے اور اس نئے مرکز کے مقاصد کے حصول کے لیے اپنے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مسیحیوں کی اکثریت بائبل نہیں پڑھتی۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا ایک مقبول ٹیلی وژن پروگرام Jeopardy ہے۔ یہ ایک Quiz Show ہے جس میں سوالوں کے دیے گئے ممکنہ جوابوں میں سے درست جواب نہیں پوچھا جاتا بلکہ اس عمومی انداز کے برعکس یکے بعد دیگرے پانچ اشارات / جوابات سے ایک سوال تک پہنچنا ہوتا ہے۔ پروگرام کے مرتّبین ہر دفعہ چھ موضوعات کا انتخاب کرتے ہیں۔ ۱۹۹۳ء میں انھوں نے اپنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

موضوعات میں دو بار بائبل کو بھی شامل کیا۔

پروگرام میں حصہ لینے والے حیرت انگیز طور پر ماقبل تاریخ کے زمانے کے واقعات کے جواب دیتے ہیں۔ کمپیوٹر سائنس سے لے کر سیاست حاضرہ تک کی معلومات ان کی نوک زبان پر ہوتی ہیں، مگر حیرت انگیز طور پر دونوں پروگراموں میں حصہ لینے والوں نے بائبل سے متعلق حصے کو چھوا تک نہیں۔

ایک زمانہ تھا جب بائبل سے بنیادی واقفیت کسی کے پڑھے لکھے ہونے کی علامت خیال کی جاتی تھی۔ مگر Bible Review (شمارہ جون ۱۹۹۰ء) کے ایک مضمون کے مطابق اب امریکی "ایک ایسی قوم بن چکے ہیں جو بائبل ناخواندہ ہے۔ امریکی بائبل کی تعظیم کرتے ہیں مگر بحیثیتِ مجموعی وہ بائبل کا مطالعہ نہیں کرتے۔" Bible Review کے اس تجزیے سے ٹیلی وژن پروگرام Jeopardy میں حصہ لینے والوں کی بائبل سے "لاعلمی" کا سبب معلوم ہو جاتا ہے۔

امریکیوں کی غالب اکثریت کے ایمان کی بنیاد بائبل ہے۔ Bible Review کے مقالہ نگاروں نے جن افراد سے انٹرویو لیے، ان میں سے ۸۰ فیصد اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں مگر صرف ۴۰ فیصد جانتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام نے پہاڑی کا وعظ کہا تھا۔ جواب دینے والوں میں سے جو بالغ ہیں، ان کی نصف تعداد سے زائد عہد نامۂ جدید کی چار اناجیل -- متی، مرقس، لوقا اور یوحنا -- کے نام نہیں بتا سکی۔

جن لوگوں سے انٹرویو لیے گئے، ان کی اکثریت کا ایمان ہے کہ "دس احکام" اب بھی قابل عمل ہیں، مگر بہت کم بتا سکے کہ "دس احکام" حقیقتاً ہیں کیا؟ کیا اس صورت حال میں مثبت تبدیلی ممکن ہے؟ ماہنامہ "پلین ٹروتھ" (کیلی فورنیا) کے ایک مضمون نگار چنداں پُرامید نہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بائبل کا پیغام بڑھتے ہوئے سیکولرزم میں دب کر رہ گیا ہے اور اس سیکولرزم کی اشاعت و ترویج میں ٹیلی وژن کا اہم کردار ہے اور ٹیلی وژن کی مقبولیت میں روزافزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ (ماخوذ)

گزشتہ ۲۳ برسوں میں ویٹیکن کا پہلا فاضل بجٹ

۱۹۷۰ء سے ویٹیکن کا بجٹ خسارے میں جا رہا تھا اور پوپ کو اپنے صوابدیدی فنڈ سے جو مقدس پطرس کے نام پر Peter's Pence کہلاتا ہے، خسارہ پورا کرنا پڑتا تھا۔ ویٹیکن کے اقتصادی امور کے ذمہ دار امریکی کارڈینل ایڈمنڈ- سی- سزوکا نے ۱۷ جون ۱۹۹۴ء کو ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ۱۹۹۳ء میں ویٹیکن کو ۱۶ کروڑ ۹۱ لاکھ ڈالر کی آمدنی ہوئی جس میں سے ۱۶ کروڑ ۷۶ لاکھ خرچ ہوئے۔ اس طرح ۱۵ لاکھ ڈالر کی رقم بچ گئی۔ کارڈینل سزوکا کے الفاظ میں "بچت کی یہ رقم کچھ بہت زیادہ نہیں،

© rasailojaraid.com